سوال

(50) والد کی بے محل بدعائیں قبول نہیں ہوتیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والد اپنے بیٹے کے لیے اس لیے بددعا کرتا ہے کہ بیٹے نے صحیح دین اختیار کیا ہے اور اس کا التزام کرتا ہے تو کیا والد کی بددعا اس کے حق میں قبول ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اگر معاملہ ایسا ہے جیسے آپ نے ذکر کیا تو اس کی بددعا قبول نہ ہوگی بلکہ اس کی معصیت لازم ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِن جـٰهَداكَ عَلىٰ أَن تُشرِكَ بى ما لَيسَ لَكَ بِهِ عِلمٌ فَلا تُطِعهُما ... سورة لقمان 15

''اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھ علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا''

اور نبی علیہ السلام نے فرمایا) ''خالق کی نافرمانی میں کی کوئی اطاعت نہیں اور اسی طرح فرمایا، ''نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں، اطاعت تو معروف میں ہے'' نکالا اس کو بخاری وغیرہ نے۔

لیکن والدین کے ساتھ احسان کرتا رہے اور انہیں انتقام کا نشانہ نہ بنائے اسی لیے حدیث میں آتا ہے، ''جو والدین کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا مطیع ہوگا تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہیں اور اگر ایک ہے (اللہ اور والدین میں سے ایک کی) تو پھر ایک دروازہ کھلا ہے، اور جو والدین کے حوالے سے اللہ کا نافرمان ہوا ہے تو اس کے لیے آگ کے دروازے کھلے ہیں اور اگر ایک ہے پھر ایک 'ایک آدمی نے کہا اگر وہ ظلم کریں اور فرمایا اگر وہ ظلم کریں، اگر وہ ظلم کریں، اگر وہ ظلم کریں''۔

روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور اسی طرح مشکوٰۃ: (2 421) میں اس کی سند ضعیف ہے اس میں ابان بن عباس بہت ضعیق ہے اور ابن وھب نے الجامع (1 14) میں اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہتر علم رکھنے والا اور اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص128

محدث فتویٰ